Www.IslamicBooks.Website

اسلام کے صحیح عقائد

اور

اس کے نواقض

از

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ

ناشر

الدار السلفیہ

بمبئی ۸

اِسلام کے صحیح عقائد

اور

اُس کے نواقِض

از

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن بازحفظہ اللہ

ناشر

دارُالمعارف

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السّلفیہ نمبر ۹۸

نام کتاب	:	اسلام کے صحیح عقائد اور اس کے نواقض
مؤلف	:	شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ
مترجم	:	مختار احمد ندوی
طابع	:	اکرم مختار
ناشر	:	الدار السّلفیہ ممبئی
تعداد اشاعت (بار پنجم)	:	پانچ ہزار
تاریخ اشاعت	:	اگست ۲۰۰۱ء
قیمت	:	۲۰/روپے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳/محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، ممبئی۔ ۳

فون:۔ ۳۷۱۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

فہرست

کلمۃ الناشر	5
صحیح عقیدہ اور اسلام مخالف عقیدہ	9
فرشتوں پر ایمان	۲۶
کتابوں پر ایمان	۲۷
رسولوں پر ایمان	۳۰
آخرت کے دن پر ایمان	۳۱
تقدیر پر ایمان	۳۲
ایک اللہ کی عبادت کی فرضیت اور دشمنانِ خدا پر فتحیابی کے اسباب	۴۷
نواقضِ اسلام	59

Www.IslamicBooks.Website

بسم الله الرحمن الرحيم

Www.IslamicBooks.Website

کلمۃ الناشر

عقیدہ، اسلامی زندگی کی بنیاد ہے، عقیدہ ہی کی بنیاد پر اسلامی زندگی کی عمارت تعمیر ہوتی ہے، یہ بنیاد جتنی گہری اور مضبوط ہوگی، عمارت اتنی ہی مستحکم اور دیرپا ہوگی، جس طرح بنیاد کے بغیر کوئی عمارت قائم نہیں رہ سکتی، اسی طرح عقیدہ کے بغیر اسلامی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔

عقیدہ کے بغیر جو لوگ محض نام اور رسم ورواج کے تحت اسلام قبول کرتے ہیں، ان کی اسلامی زندگی کی عمارت ریت پر کھڑی رہتی ہے، جو معمولی صدمہ اور ہلکے طوفان کو بھی برداشت نہیں کرسکتی، اور معمولی سی سردی اور گرمی بھی اس کو متزلزل کردیتی ہے، ایسے مسلمان کسی کام کے نہیں، اور اسلام کو ایسے مسلمانوں کی قطعاً ضرورت بھی نہیں۔

آج کل کے رواجی مسلمانوں کو میٹھی میٹھی باتیں سنا کر محض

Www.IslamicBooks.Website

اسلام کے نام پر متحد کر لینا ممکن ہے، لیکن عقیدہ کی بنیاد پر انھیں مستحکم بنانے اور اسلام کے نام پر ہر طرح کے امتحانات میں ثابت قدم رہ جانے کی تلقین کرنا بہت مشکل ہے۔

آج ہمارے بھائی تبلیغ اسلام کے نام پر چند میٹھے کلمے عوام کو سنا کر انھیں گلی کوچوں میں گشت کراتے پھرتے ہیں۔

لیکن افسوس ان کے عقیدہ کی اصلاح کی کسی کو ہمت نہیں ہے، نتیجہ یہ ہے کہ جو مسلمان مہینوں اللہ کے نام پر تبلیغی دورے کرتے رہتے ہیں، جب انھیں توحید اور شرک، سنت اور بدعت کے مسائل بتائے جاتے ہیں تو ان کو سکتہ لگ جاتا ہے اور عقیدہ کی اصلاح اور تعلیم کے نام سے ہی کانپ جاتے ہیں، کتنے بھائی تو ایسے ہیں کہ جو عقیدہ کی اصلاح کو اختلاف اور افتراق سمجھتے ہیں، اور اپنی سہل پسندی کی بنیاد پر صرف احترام مسلم، زبانی کلمہ، ظاہری عبادات ہی کو اصل دین کی دعوت سمجھ بیٹھے ہیں۔

اوپر سے مسلمان بڑا پابند اور متشرع نظر آتا ہے، لیکن جب عقیدہ کی بات پوچھی جائے تو توحید کی جگہ شرک اور سنت کی جگہ بدعت میں اس کو گرفتار پایا جاتا ہے، اس کے باوجود بھی لوگ ایسے رواجی مسلمانوں

Www.IslamicBooks.Website

کی دینی زندگی سے مطمئن ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ ایسے بدعقیدہ مشرک اور بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں فرماتے اور ایسے لوگوں کو رب العالمین نے جہنم رسید کرنے کی دھمکی سنائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے اعلان کے بعد تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں نماز اور روزہ کے بغیر صرف لوگوں کو توحید اور خدا پرستی کا درس دیتے رہے اور اس عقیدہ کو مزید مستحکم بنانے کے لیئے ہر طرح کی مصیبتوں اور آزمائشوں میں سینہ سپر رہ جانے اور انتہائی استقامت اور صبر کے ساتھ جمے رہنے کی تلقین فرمائی تھی۔ تب کہیں جاکر یہ حضرات صحابۂ کرام نے اسلام پر ہونے والے ہر حملے کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور بڑے بڑے معرکے محض عقیدہ کی صفائی اور مضبوطی کی بنا پر حوصلے اور اعتماد کے ساتھ سر کرلئے۔

عقیدۂ اسلام کی بابت بہت سی کتابیں لکھی گئیں اور انھیں چھوٹے بچوں سے لیکر بڑے بوڑھوں تک پڑھایا گیا، لیکن زیرِ نظر کتاب اسلامی دنیا کے سب سے بڑے موحد اور باعمل عالم ربانی سماحۃ الشیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ الباز حفظہ اللہ نے خاص عقیدہ کی اصلاح اور صفائی کے لئے مرتب فرمائی ہے، حضرت علامہ شیخ

Www.IslamicBooks.Website

عبد العزیز بن عبد اللہ الباز اس صدی کے سب سے بڑے عالم اور مجاہد فی سبیل اللہ ہیں، ان کی ذات کریم سے آج پورا عالم اسلام فیض اٹھا رہا ہے۔ ان کی اس کتاب کی ایک ایک سطر سے توحید ٹپک رہی ہے، انھوں نے اسلام کے بنیادی عقیدہ کو اتنی منطقی ترتیب سے مرتب کیا ہے اور اتنا آسان اسلوب اختیار کیا ہے جس کو پڑھ کر ہر عامی اور عالم یکساں مستفید ہو سکتا ہے۔

ادارہ الدار السلفیہ کو علامہ شیخ ابن باز سے قلبی عقیدت اور ایمانی اور روحانی تعلق قائم ہے، اس لیے ان کی اس موجودہ کتاب کو شائع کر کے ہم نے اپنا ملی فرض پورا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے اور اسے اپنے بندوں کی ایمانی اصلاح کا مستحکم ذریعہ بنائے اور مصنف، مترجم اور ناشرین کو بھی اس کا اجر عطا فرمائے، آمین۔

آخر میں ہم مولانا نصیر احمد ملّی اور دوسرے رفقاء الدار السلفیہ کے شکر گذار ہیں، جنھوں نے اس کتاب کی تیاری اور تصحیح و ترتیب میں ادارہ کی بھرپور مدد کی۔

مختار احمد ندوی

مدیر الدار السلفیہ

یکم محرم الحرام سنہ ۱۴۱۲ھ

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کے صحیح عقائد اور اس کے نواقض

تمام تعریفیں خاص اللہ کے لئے ہیں، جو اکیلا ہے، اور رحمت وسلامتی اس پیغمبر پر ہو، جس کے بعد اب کوئی نبی آنے والا نہیں، نیز آپ کے خاندان اور جملہ اصحاب کرام پر رحمت اور سلامتی ہو۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد! چونکہ راست اور درست عقیدہ، مذہب اسلام اور ملت اسلامیہ کی جڑ بنیاد ہے، اس لئے اسی عقیدہ کو میں نے زیر نظر کتابچہ کا عنوان قرار دیا ہے۔ کتاب وسنت کی شرعی دلیلوں سے یہ ثابت ہے کہ ایک ایک قول اور عمل صرف اسی صورت راست اور قابل قبول ہوگا، جبکہ ان کا ظہور عقیدہ کی درستی کے بعد ہوگا، ورنہ اگر خدانخواستہ اس عقیدہ میں بگاڑ آیا، تو جو قول یا عمل سرزد ہوگا، اکارت اور بیکار جائے گا، اللہ پاک کا ارشاد ہے:

Www.IslamicBooks.Website

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (مائدة : ۵)

اور جو کوئی ایمان کی باتوں سے منکر ہوگا، اس کے تمام عمل برباد ہوجائیں گے، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا،

نیز فرمایا:

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (زمر: ۶۵)

حالانکہ تیری طرف اور تجھ سے پہلے لوگوں کی طرف بذریعہ وحی حکم بھیجا گیا ہے کہ اگر تم شرک کروگے تو تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں ہوجاؤ گے۔

ان کے علاوہ بھی اس مفہوم کی آیتیں بیشمار ہیں، نیز اللہ تعالیٰ کی کھلی کتاب اور پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت مطہرہ سے یہ ثابت ہے کہ صحیح اسلامی عقیدہ کا خلاصہ ذیل کے امور پر منحصر ہے۔

یعنی اللہ[1] اور اس کے فرشتوں[2] پر ایمان لانا، اس کی کتابوں[3] پر، اس کے رسولوں[4] پر، آخرت[5] کے دن پر اور اس پر ایمان لانا کہ تقدیر[6] اچھی ہو یا بری سب اللہ کی طرف سے ہے۔ صحیح اسلامی عقیدہ کی بنیاد انھیں چھ امور پر مشتمل ہے، انھیں کو لیکر قرآن پاک نازل ہوا، انھیں کو دیکر اللہ پاک نے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا، غیب کی جن باتوں پر ایمان لانا واجب

Www.IslamicBooks.Website

ہے، اور ایسے تمام امور جن کی بابت اللہ اور اس کے رسول نے خبر دے رکھی ہے، انھیں اصول سے ان کی شاخیں پھوٹتی ہیں،

مذکورہ بالا چھ اصولوں کی دلیلیں کتاب وسنت کی آیات وروایات میں بکثرت پائی جاتی ہیں، ان میں چند یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ (بقرہ: ۱۷۷)

یہ کوئی نیکی نہیں جو تم اپنا منہ مشرق، مغرب کی طرف پھیرتے جاؤ، ہاں نیکی والے وہ لوگ ہیں، جو خدا اور قیامت کے دن کو اور فرشتوں کو اور سب کتابوں اور نبیوں کو مانیں۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (بقرہ: ۲۸۵)

یہ رسول اور اس کے ساتھ والے مسلمان اپنے خدا کی اتاری ہوی باتوں کو مان گئے، سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یقین لائے، اور بولے کہ ہم اللہ کے کسی رسول کے ماننے میں فرق نہیں کریں گے۔

Www.IslamicBooks.Website

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا

(نساء: ۱۳۶)

اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے ماننے میں مضبوط رہو، اور جو کتاب خدا نے اپنے رسول (محمدؐ) پر اور اس سے پہلے اتاری ہیں، ان کے ماننے میں بھی ثابت قدم رہو، جو کوئی اللہ کا یا اس کے فرشتوں کا یا اس کی کتابوں کا یا اس کے رسولوں کا یا قیامت کا انکار کریگا، وہ بڑی دور بھٹک جائے گا۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ

(حج : ۷۰)

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو بھی جانتا ہے، کچھ شک نہیں یہ سب کچھ کتاب میں موجود ہے بیشک یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے۔

نیز ایسی احادیث بھی بکثرت ہیں جن سے ان اصولوں کی تائید ہوتی ہے ان میں صحیح مشہور حدیث وہ بھی ہے جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی بابت سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں

Www.IslamicBooks.Website

پر، اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ، اور اس پر ایمان لاؤ کہ تقدیر اچھی ہو یا بری، سب اللہ کی طرف سے ہے، الخ۔ امام مسلمؒ کی طرح امام بخاریؒ نے بھی اسی روایت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، انھیں چھ بنیادی اصولوں سے مسلمانوں کے وہ تمام ضروری عقائد ماخوذ ہیں، جن کی بابت انھیں اللہ پر، عالم آخرت پر، اور دیگر غیبی امور پر ایمان لانا واجب ہوتا ہے۔

اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا پختہ یقین کرے کہ اللہ ہی معبود برحق ہے، عبادت اور بندگی کے لائق بس وہی ہے، اس کے سوا کسی کی ذات پرستش کے لائق نہیں کیونکہ جملہ خلائق کو اسی نے پیدا کیا، ان پر اس کے بڑے احسانات ہیں، وہی انھیں روزی دیتا ہے، وہی ان کی ہر ڈھکی چھپی باتوں سے واقف ہے، فرمانبردار کو اجر عظیم اور نافرمان کو دردناک سزا وہی دیتا ہے، اور اپنی اسی عبادت اور بندگی کے لئے اس نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا، اور اپنی بندگی کا انھیں حکم دیا، چنانچہ اس کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ	اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں، اور میں ان سے رزق کا طالب نہیں ہوں اور نہ

Www.IslamicBooks.Website

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (ذاریات: ۵۸)

یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں، اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا زبردست ہے۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ، اَلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقرہ: ۲۱-۲۲)

اے لوگو! تم اپنے مولا کی عبادت کرو، جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، شاید تم (عذاب سے) بچ جاؤ، جس نے تمہارے لئے زمین کو مثل فرش کے بنایا، اور آسمان کو مثل چھت کے اور بادلوں سے بارش برساتا ہے، پھر اس کے ساتھ تمہارے لئے ہر قسم کے میوہ جات سے رزق پیدا کرتا ہے۔ پس تم دیدہ و دانستہ ان کیلئے شریک نہ بناؤ

اسی حق و صداقت کی وضاحت کرنے اور اس کی مبارک دعوت کو عام کرنے کے لئے اور ناحق اور باطل سے بچانے کے لئے اللہ نے بیشمار انبیاء اور رسول بھیجے، اور ان پر صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (نحل: ۳۶)

ہم نے ہر ایک امت میں رسول بھیجے تھے کہ اللہ کی عبادت کرو اور ماسوا اللہ کی عبادت سے بچو۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

اور جتنے رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے

Www.IslamicBooks.Website

رَسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (انبیاء: ۲۵)

ان سب کی طرف یہی پیغام ہم بھیجا کرتے تھے کہ بس میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم میری ہی عبادت کرو۔

کِتَابٌ اُحْکِمَتْ اٰیَاتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ (ہود: ۱)

اس کتاب کے احکام محکم ہیں اور حکیم وخبیر کے یہاں سے مفصل بیان کئے جاچکے ہیں، یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو، کچھ شک نہیں کہ میں تم کو اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔

اس عبادت اور بندگی کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ نماز، روزہ، قربانی، نذر، دعا، غرض بندگی کی قبیل سے جو عمل کرے، ایک اللہ کے لئے کرے، خشوع وخضوع، رغبت اور خوف اور کامل محبت کا مظاہرہ اور اس کی عظمت کے سامنے اپنی مسکنت کا اظہار بس اسی کے لئے کرے، کسی اور کے لئے نہیں۔

قرآن پاک کا بڑا حصہ اسی عظیم اصول کی فہمائش کے لئے نازل ہوا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (زمر: ۲)

تم اللہ ہی کی خالص عبادت کیا کرو، سنو خالص عبادت اللہ ہی کے لئے ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (بنی اسرائیل: ٢٣)

اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ میرے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (مومن: ١٤)

پس تم اللہ ہی سے خاص دعا مانگا کرو اگرچہ کافر لوگ برا مانیں۔

جبکہ صحیح بخاری ومسلم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بندوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی بندگی کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کریں"۔

نیز اللہ پر ایمان یہ بھی ہے کہ اللہ نے جن عبادات اور فرائض کو بندوں پر فرض قرار دیا ہے، اور جو اسلام کے پانچ مشہور ارکان کے نام سے موسوم ہیں، انھیں تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو بخوبی ادا کرے، یعنی یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور پابندی سے نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اور استطاعت ہو تو حج کرے، اسی کے ساتھ جملہ ان فرائض کو ادا کرے، جن کی شریعت مطہرہ نے تاکید کی ہے۔

ان میں سب سے اہم اور عظیم ترین رکن جس میں اللہ کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی جو گواہی دی

Www.IslamicBooks.Website

جاتی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ جملہ عبادات اور بندگی خالص ایک اللہ کے لئے کی جائے، اس کے سوا سے یکسر انکار کیا جائے، ٹھیک یہی مفہوم کلمۂ توحید لاالٰہ الااللہ کا ہے، کیونکہ اس کلمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں لہٰذا اللہ کو چھوڑ کر جس فرد و بشر، جن و ملک غرض جن کی بھی بندگی اور پوجا کی جاتی ہے، وہ سب جھوٹے خدا ہیں جبکہ سچا اور حقیقی معبود بس اسی کی ذات ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَالْحَقُّ وَاَنَّ	یہ اس لئے کہ اللہ ہی قائم بالذات ہے،
مَايَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَالْبَاطِلُ	اور اس کے سوا جن جن چیزوں کو لوگ
(لقمان: ۲۹)	پکارتے ہیں وہ بے بنیاد ہیں.

اور یہ جو اوپر گذرا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اسی اہم ترین بنیادی کام یعنی اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا، اور اس کا انھیں حکم دیا، اسی کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا، اور ان پر کتابیں اتاریں ۔ لہٰذا ایک طرف اس کی اہمیت اور نزاکت پر غور کرنا چاہیے، تاکہ دوسری طرف تمہیں مسلمانوں کے اس بڑے طبقے کی جہالت کا پتہ چل سکے، جو انھوں نے اس عظیم اصول کو فراموش کر کے کیا ہے، اور حدود سے اس قدر تجاوز کیا ہے کہ اللہ کے ساتھ اس کے علاوہ کی بھی پرستش شروع کر دی، اور جو حق ایک اللہ کا تھا اور صرف اسی

Www.IslamicBooks.Website

کو دینا تھا، اسے کاٹ کر غیر اللہ کے حوالہ کر دیا۔ ! فاللہ المستعان،

اللہ پر ایمان کا مفہوم یہ بھی ہے کہ اس کا یقین کیا جائے کہ وہی کل جہاں کا مالک اور جملہ خلائق کی ایک ایک ضرورت کا منتظم ہے، وہی اپنے علم اور اپنی قدرت سے ان میں جیسا چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، وہی دنیا، آخرت اور تمام جہانوں کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی خالق و مالک نہیں، نہ اس کے سوا کوئی پالنہار ہے، اسی نے بندوں کی اصلاح، ان کی نجات اور جلد یعنی دنیا اور بدیر یعنی آخرت میں ان کی بھلائی کے لئے پیغمبروں کو بھیجا اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں، وہ پاک ذات ہے، ان میں سے کسی چیز میں اس کا کوئی شریک نہیں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيْلٌ (زمر: ۶۲)	اللہ ہی سب چیزوں کا خالق اور ہر چیز کا خبر گیر ہے۔

نیز فرمایا:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ	کچھ شک نہیں کہ تمہارا پالنہار اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ روز میں پیدا کیا، پھر تخت پر بیٹھا، دن کو رات سے ڈھانپتا ہے ایک دوسرے کے پیچھے

Www.IslamicBooks.Website

حَثِيْثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

(اعراف: ۵۴)

چپکے چپکے لگے ہوئے ہیں، اور سورج اور چاند اور ستاروں کو اسی نے اپنے حکم سے کام میں لگا رکھا ہے، اسی نے سب کو پیدا کیا اور اسی کا سب اختیار ہے، اللہ کی ذات ہی بابرکت ہے جو سب جہانوں کا پالنہار ہے

اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ قرآن پاک اور رسول امین کے ارشادات میں آنے والے اس کے تمام اچھے ناموں اور بلند و بالا صفات پر کسی ردّ و بدل، تعطیل، اور چھوٹ کے بغیر، اور اس کی کیفیت، وجہ اور اس کی کوئی مثال تلاش نہ کرتے ہوئے بالکل ہو بہو ان پر ایمان لایا جائے، یہی نہیں، بلکہ یہ اوصاف اور صفات جیسی کچھ وارد ہیں، ان کی کیفیت اور ان کی قرار واقعی حالت کے چکر میں پڑے بغیر اس ایمان و یقین کے ساتھ ان پر سے یونہی گذر جائے کہ یہ عظیم المرتبت اللہ رب العزت کی خاص ایسی عظیم صفتیں ہیں، جو اسی کے لائق ہیں، ان صفات کا مخلوقات کی صفات سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ ان میں سے ایک کو دوسرے سے کسی قسم کی کوئی مشابہت یا کوئی ادنیٰ واسطہ حاصل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ

اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سنتا اور

Www.IslamicBooks.Website

الْبَصِيْرُ (شوریٰ : ۱۱)	دیکھتا ہے۔

نیز فرمایا:

فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ	پس تم اللہ کے حق میں تمثیلات نہ گھڑی
اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ	کرو، اللہ کو تو سب معلوم ہے، اور تمہیں
(نحل : ۷۴)	کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔

اہل سنت والجماعت اصحاب کرام اور تابعین وتبع تابعین عظام کا یہی عقیدہ تھا، اسی کو امام ابوالحسن اشعریؒ نے اپنی کتاب "المقالات عن اصحاب الحدیث واہل السنۃ" میں نقل کیا ہے، اور دیگر اہل علم اور اہل ایمان ویقین سے یہی کچھ منقول ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، زہری اور مکحول سے صفات الٰہی کی آیات کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا، "یہ صفات جیسی وارد ہیں، اپنے سامنے سے انھیں یونہی گذار دو۔" ولید بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں" مالکؒ، اوزاعیؒ، لیث بن سعدؒ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ سے صفات کی بابت روایات سے متعلق پوچھا گیا تو ان سبھوں نے یکساں طور پر جواب دیا،"کسی کیفیت کے بغیر جیسی یہ وارد ہیں، انھیں ویسے ہی گذار دو۔" نیز امام اوزاعیؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ بکثرت تابعین کے سامنے، ان کی موجودگی میں ہم کہا کرتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ عرش پر ہے"

Www.IslamicBooks.Website

اور ہمیں احادیث مقدسہ میں وارد صفات الٰہی پر پورا ایمان اور یقین تھا،"۔
امام مالک کے استاذ ربیعۃ بن عبدالرحمٰن رحمہما اللہ سے جب استوٰی کی بابت سوال ہوا تو انھوں نے کہا: استوار کوئی مجہول چیز نہیں، مگر اس کی کیفیت عقل میں آ ہی نہیں سکتی، پھر یہ اللہ کا پیغام ہے جسے اس کے رسول نے صاف صاف پہنچا دیا ہے، لہذا ہمیں بلاکم وکاست اس کی تصدیق کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے"۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہی سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا: "استوار معلوم ہے، کیفیت نہیں معلوم، اس کے باوجود اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کی چھان کرید کرنا بدعت ہے"، پھر آپ نے سوال کرنے والے کی طرف دیکھ کر فرمایا مجھے تو تم نرے پاجی معلوم ہوتے ہو! یہ کہہ کر آپ نے حکم دیا، اور اس شخص کو آپ کی مجلس سے نکال دیا گیا، کچھ اسی قسم کے مفہوم کی روایت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی بابت ہم یقین رکھتے ہیں دور آسمانوں پر اپنے عرش کے اوپر جملہ خلائق سے الگ تھلگ وہ موجود ہے"۔ ائمہ کے اس قبیل کے جوابات اتنی کثرت سے پائے جاتے ہیں جنھیں اس مختصر کتابچہ میں پورا پورا نقل بھی کرنا ممکن نہیں، اس لئے اس سے اوپر مزید واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس موضوع پر لکھی گئی علماء

Www.IslamicBooks.Website

اہل سنت کی حسب ذیل کتابوں کو دیکھنا چاہیے،

جیسے ۱۔ عبداللہ بن امام احمد کی کتاب، "السنہ" ۲۔ مشہور بزرگ رہنما محمد بن خزیمہ کی کتاب، "التوحید" ۳۔ ابوالقاسم لالکائی طبری کی کتاب جس کا نام بھی "السنہ" ہے ۴۔ نیز اسی نام کی ایک اور کتاب جسے ابوبکر بن ابوعاصم نے تحریر کیا، ۵۔ اسی طرح شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے "حماۃ" والوں کو اسی نوعیت کے سوال کا جو جواب دیا، وہ بھی نہایت لاجواب اور زبردست افادیت کا حامل ہے، صاحب موصوف نے اس کے اندر اہل سنت والجماعت کے عقیدہ اور ان کے جوابات کو بڑی وضاحت سے قلمبند کیا ہے، انھوں نے جواب کی صحت پر جا بجا عقلی اور نقلی دلیلوں کا انبار لگادیا ہے، اور مخالفین کے باطل اقوال کا پول کھول دیا ہے، ۶۔ اسی طرح "تدمریہ" کے نام سے آپ کا وہ رسالہ بھی نہایت خوب ہے، جس میں اس موضوع پر آپ نے شرح وبسط سے کلام کیا ہے، اور معقول ومنقول دلائل سے اہل سنت والجماعت کے مسلک اور عقیدہ کو تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ مخالفین کا اس طرح رد کیا ہے جس سے کتاب کے ناظرین — بشرطیکہ وہ نیک نیتی اور حق شناسی کے ارادے سے اس کا مطالعہ کریں گے — کو صاف معلوم ہوگا کہ حق نمایاں اور غالب ہے، اور باطل خوار و زبوں اور پست ہے، لہٰذا اب اس حقیقت کو بخوبی جان لینا چاہیئے

Www.IslamicBooks.Website

کہ اسماء وصفات کی بابت جو کوئی اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی مخالفت کرے گا، اس کا اختلاف نہ صرف اندھا اختلاف ہوگا، بلکہ منقول و معقول دلائل سے بھی روگردانی کرنے والا وہ سمجھا جائے گا، جبکہ صرف اسی طریقہ سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہوجاتا ہے، اور بخوبی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ثابت اور اٹل کیا چیز ہے، اور جھوٹ اور باطل کیا ہے؟

رہا اہل سنت والجماعت کا موقف تو انھوں نے اس سلسلے میں ٹھیک وہی کچھ ثابت اور تسلیم کیا ہے، جسے خود اللہ رب العزت نے اپنے لئے اپنی کتاب میں برقرار رکھا ہے، یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مقدسہ میں کسی تمثیل کے بغیر انھیں بیان کیا ہے، انھوں نے سارا زور اس پر صرف کیا ہے کہ جملہ خلائق سے حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات، کسی تعطیل، تکییف غرض ہر قسم کی مشابہت اور یکسانیت سے پاک وصاف ہے، اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ کے یہ نیک بندے ہر قسم کے تضاد اور فرق واختلاف سے محفوظ رہے، اور ایک ایک دلیلوں سے انھوں نے بخوبی فائدہ اٹھایا، اور کچھ یہی طریقہ ــ اس کی عادت کے مطابق ــ اپنے ان باتوفیق بندوں کے ساتھ ہمیشہ سے رہا ہے، جنھوں نے پیغمبر کے لائے ہوئے حق اور صداقت کے طریقہ کو مضبوطی سے تھاما، اسی کے لئے انھوں نے اپنی ساری طاقت صرف کردی، اور اسی کی تلاش وجستجو میں مخلصانہ

Www.IslamicBooks.Website

تگ و دو کرتے رہے، ان کی اس طلب صادق کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے انھیں حق کو اپنانے کی توفیق بخشی، اور ان کے دلائل کو سب پر فائق، غالب اور بلند و بالا قرار دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ	بلکہ ہم تو سچ کو جھوٹ پر ڈالتے ہیں، پھر وہ اس کو کچل ڈالتا ہے، بس وہ اسی دم
(انبیاء: ١٧)	ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔

نیز فرمایا:

وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيْرًا	اور جب کبھی وہ کوئی مثال تیرے پاس لائیں گے، ہم اس کا درست جواب اور
(فرقان: ٣٣)	عمدہ بیان تجھے دیتے رہیں گے۔

نیز حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی مشہور تفسیر میں ذیل کی آیت "إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ الخ" پر (اعراف: ٥٤) اس عنوان کے تحت جو شاندار کلام کیا ہے، اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر وہ اس لائق ہے کہ ذیل میں ہم اس کا مکمل متن نقل کریں، انھوں نے کہا:

"اس مقام پر لوگوں نے بہت کچھ خیال آرائیاں کی ہیں، اور

Www.IslamicBooks.Website

خیالی گھوڑے دوڑائے ہیں، جن کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے:
ہم اس بارے میں صرف سلف صالحین کا مسلک اختیار کرتے ہیں، یعنی مالکؒ، اوزاعی، ثوری، لیث بن سعد، شافعی، احمد اور اسحٰق ابن راہویہ وغیرہم نئے اور پرانے ائمہ مسلمین کا۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی تکییف، تشبیہ اور تعطیل کا تصور کئے بغیر اور کسی فوری خیال کی طرف ذہن لے جائے بغیر۔ جس سے تشبیہ کا عقیدہ ذہن میں آتا ہے، اور جو صفات الٰہی سے بعید اور اس کے منافی ہے۔ ان مقامات سے گذرا جائے، کیونکہ اللہ پاک کسی شئی کے مشابہ اور مماثل نہیں ہے، نہ کوئی چیز اس کے جیسی ہے، اور وہ سمیع وبصیر ہے جیساکہ مجتہدین نے فرمایا ہے، انھیں میں سے نعیم بن حماد خزاعی بھی ہیں، جو امام بخاریؒ کے استاذ ہیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق سے تشبیہ دی، وہ کفر کا مرتکب ہوگیا، اور اللہ تعالیٰ نے جن صفات سے اپنے آپ کو متصف کیا ہے، اس سے انکار کیا، اس نے کفر کیا، اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے جن باتوں سے اللہ کی توصیف نہیں کی، ویسی توصیف کرنا یہی تشبیہ ہے، اور جس نے اللہ کے لئے وہ اوصاف ثابت کئے، جن کی صراحت آیات الٰہی میں

Www.IslamicBooks.Website

اور احادیث صحیحہ میں ہے، جو اللہ کے جلال کو ثابت کرتی ہیں، اور ہر نقائص سے اللہ کی ذات کو بری کرتی ہیں، تو ایسا ہی شخص صحیح الخیال اور راہ ہدایت پر ہے"۔

فرشتوں پر ایمان

اجمال اور تفصیل کے ساتھ جملہ فرشتوں کو شامل ہے، پس مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں، اللہ نے انھیں اپنی بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے، اور ان کا وصف یہ بتایا ہے کہ وہ اللہ کے نہایت برگزیدہ بندے ہیں، جو اس کے سامنے بات تک نہیں کر سکتے، اور اسی کے حکموں پر چلتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (انبیاء: ۲۷-۲۸)

وہ ان سے پچھلے اور اگلے واقعات کو جانتا ہے، اور وہ سفارش بھی نہیں کرتے مگر جس کے حق میں خدا پسند فرما دے اور اور وہ اس کے خوف سے کانپتے ہیں۔

کاموں کے لحاظ سے فرشتوں کی مختلف قسمیں ہیں، ان میں بعض فرشتے عرش کو اٹھانے پر مامور ہیں، بعض جنت اور جہنم کے نگراں اور داروغہ ہیں، بعضوں کے ذمے بندوں کے اعمال ریکارڈ کرنے کی ڈیوٹی ہے، تفصیلی طور پر

Www.IslamicBooks.Website

ہمارا ایمان یہ ہے کہ جن کا نام اللہ اور اس کے رسول نے بتا دیا، ان کے ناموں کے ساتھ ہم بھی ان پر ایمان لاتے ہیں، جیسے جبرئیل۔ میکائیل، جہنم کے داروغہ مالک، اسرافیل جو صور پھونکنے پر مامور ہیں، ان کا ذکر بھی بکثرت احادیث میں وارد ہے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فرشتے نور سے، جنات آگ کے شعلے سے اور حضرت آدم علیہ السلام کو جیسا کہ ارشاد باری ہے (مٹی سے) بنایا گیا۔" اس روایت کو مسلمؒ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے،

کتابوں پر ایمان

یونہی کتابوں پر کسی تفصیل کی بجائے اجمالی ایمان یہ ہے کہ یہ یقین کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر مختلف کتابیں اور صحیفے اس لئے نازل فرمائے، تاکہ اللہ کی حقانیت اور اس کی طرف دعوت کی صداقت کا لوگوں کو علم ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ	ہم نے اپنے رسول کھلے نشان دیکر بھیجے تھے
وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ	اور ان کے ساتھ احکام کی کتاب اتاری اور
لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (حدید: ۲۵) الخ	ترازو تاکہ لوگ انصاف کو قائم کریں۔

Www.IslamicBooks.Website

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (بقرہ: ۲۱۳)

سب لوگ ایک ہی دین پر تھے تو اللہ نے نبی بھیجے، خوشی سنانے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ ایک ایک سچی کتاب نازل کی، تاکہ وہ لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرے۔

اس اجمال کے بعد تفصیلی طور پر جن کتابوں کا نام اللہ نے سنایا ہے، ہم ان کو بھی مانتے ہیں جیسے توریت، انجیل، زبور، قرآن، ان میں قرآن پاک سب سے افضل اور حرف آخر ہے، یہی گذشتہ تمام کتابوں کا نگراں اور جو ان میں صحیح ہے، ان کی تصدیق کرتا ہے، تمام امت کو اس کی پیروی کرنا اور اس کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے، ساتھ ہی سنت رسول اللہ سے جو باتیں ثابت ہیں، ان پر یقین کرنا بھی ضروری ہے، اس لئے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے تمام جنوں اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا، اور قرآن پاک کو آپ کے اوپر اس لئے اتارا تاکہ وہ ان کے درمیان ٹھیک فیصلہ صادر کرے، اللہ پاک نے قرآن کو دل وضمیر کے اندرون کے لئے شفا، اور تسکین کا باعث بنایا نیز ہر چیز کے لئے تشریح و وضاحت اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت

Www.IslamicBooks.Website

کا باعث بنایا ہے، چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (انعام: ۱۵۴)

اور یہ بابرکت کتاب ہم نے نازل کی، پس تم اس کی اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو۔

نیز فرمایا:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (نحل: ۸۹)

اور ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی ہے، جس میں ہر چیز کا بیان کرتی ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

نیز ارشاد ہوا:

قُلْ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (اعراف: ۱۵۸)

تو کہہ دے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کی حکومت تمام آسمانوں اور زمینوں پر ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے، پس تم اللہ پر اور اسکے رسول پر جو نبی امی ہے جو اللہ اور اس کے حکموں پر دل سے ایمان رکھتا ہے، ایمان لاؤ، اور اس کی اطاعت کرو، تاکہ تم راہ پاؤ۔

Www.IslamicBooks.Website

ہمیں احادیث مقدسہ میں وارد صفات الٰہی

رسولوں پر ایمان

ایمانیات کے دیگر اجزاء کی طرح رسول پر اجمالی اور تفصیلی لحاظ سے ایمان لانا اور ان پر یقین کرنا واجب ہے، لہذا ہمارا ایمان ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے چیدہ بندوں کو عام انسانوں کی طرف نبی اور رسول بناکر بھیجا، یہ حق کے داعی اور خوشخبری سنانے اور عذاب الٰہی سے ڈرانے والے تھے، اور جس نے ان کی دعوت پر لبیک کہا، وہ باسعادت اور کامیاب رہا، اور جس نے مخالفت کی وہ ناکام و نامراد رہا، نیز ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی، سلسلہ نبوت کے خاتم اور افضل ترین پیغمبر ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (نحل: ۳۶)

ہم نے ہر ایک امت میں رسول بھیجے تھے کہ اللہ کی عبادت کرو، اور ماسوا اللہ کی عبادت سے بچو۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (نساء: ۱۶۵)

(ہم رسول بھیجتے رہے) جو خوشخبری سناتے اور عذاب سے ڈراتے تاکہ بعد آنے رسولوں کے لوگوں کا اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے۔

Www.IslamicBooks.Website

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (احزاب : ۴۰)

محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

پھر جن نبیوں کا نام اللہ نے بتادیا، یا اللہ کے رسول سے جتنے نام ثابت ہیں، ہم تفصیل وتعیین کے ساتھ نام بنام ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ جیسے حضرت نوح، ہود، صالح اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

آخرت کے دن پر ایمان

آخرت کے دن پر ایمان کے اندر ان تمام باتوں پر ایمان لانا بھی شامل ہے، جن کا تعلق مرنے کے بعد کی زندگی سے ہے، اور جن کی بابت اللہ نے اپنے رسول کو خبر دی ہے، جیسے قبر کی آزمائش، اس کے اندر ہونے والا عذاب، یا مردے کو پہنچنے والی راحت، پھر قیامت کے دن کی ہولناکی، سختی، پل صراط، میزان، حساب کتاب، جزا وسزا، نامۂ اعمال کی تقسیم، یعنی اس دن کسی کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں، اور کسی کو پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا، نیز اسی کے اندر حوض پر ایمان لانا بھی شامل ہے، جس پر ہمارے نبی تشریف فرما ہوں گے، نیز جنت اور جہنم پر ایمان لانا اور رویت باری کا یقین کرنا ضروری ہے، یعنی اللہ کے

Www.IslamicBooks.Website

صاحب ایمان بندوں کو اللہ کے دیدار اور اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوگا، جیساکہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت صحیح روایات میں وارد ہے، لہٰذا ہر بندۂ مومن کا فرض ہے کہ مذکورہ بالا جملہ امور کو اللہ اور اس کے رسول نے جس صورت بتایا ہے، ہو بہو اسی طرح ان پر یقین کرے۔

تقدیر پر ایمان

تقدیر پر ایمان میں چار باتوں پر ایمان شامل ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ جو ہوا اور جو ہونے والا ہے وہ سب اللہ کو بخوبی معلوم ہے، بندوں کے مختلف حالات و واقعات، ان کی روزی، ان کی زندگی اور موت، ان کا ایک ایک عمل اور ان کا کوئی بھی کام اللہ رب العزت سے مخفی اور اوجھل نہیں جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (عنکبوت: ۶۲) بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (طلاق: ۱۲) تاکہ تم جان لو اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز اللہ کے احاطۂ علم میں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے قضاء و قدر یعنی تقدیر کے ہر

Www.IslamicBooks.Website

فیصلے کو دفتر میں قلمبند کر رکھا ہے، جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الاَرْضُ مِنْهُم	جتنی کچھ زمین ان سے کھا کر کم کر دیتی ہے
وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ	ہم سب کو جانتے ہیں اور ہمارے پاس
(ق : ۴)	ایک دفتر محفوظ ہے۔
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي	کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ آسمان اور
السَّمَآءِ وَالاَرْضِ اِنَّ ذٰلِكَ فِي	زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو بھی جانتا ہے
كِتَابٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ	کچھ شک نہیں کہ یہ سب کچھ کتاب میں موجود
يَسِيْرٌ (ق : ۴)	ہے، بیشک یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اللہ کی جس مشیت کا نفاذ ہوا اس پر ایمان لانا ضروری ہے، کیونکہ اللہ نے جو چاہا کر دیا، اور جو نہیں چاہا نہیں کیا چنانچہ فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (حج : ۱۸)	کچھ شک نہیں کہ خدا جو کچھ چاہتا ہے کر دیتا ہے۔
اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا	جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس
اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْن	کا حکم بس اتنا ہی ہوتا ہے کہ اس چیز کو کہتا
(یٰسین : ۸۲)	ہے ہوجا، پس وہ ہوجاتی ہے۔
وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَشَآءَ اللّٰهُ	اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے، مگر وہی جو
رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (تکویر : ۲۹)	اللہ رب العالمین چاہے۔

Www.IslamicBooks.Website

چوتھی بات یہ ہے کہ تخلیق الٰہی کا یہ سلسلہ جملہ خلائق کو شامل ہے، کیونکہ اس کے علاوہ نہ کوئی خالق و مالک ہے اور نہ کوئی دوسرا پالنہار ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (زمر:۶۲)	اللہ ہی سب چیزوں کا خالق ہے اور ہر چیز کی خبر گیری کرنے والا ہے۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (فاطر:۳)	اے لوگو اللہ کی مہربانیوں کو یاد کرو جو تمہارے حال پر ہیں، کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو اوپر سے زمین سے روزی دے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بہکائے جارہے ہو۔

لہٰذا اہل سنت والجماعت کے نزدیک تقدیر الٰہی پر ایمان مذکورہ بالا چاروں امور پر مشتمل ہے، اس سے بعض بدعتی گروہوں نے ہی انکار کیا ہے، اللہ پر ایمان کے اندر یہ اعتقاد بھی شامل ہے کہ ایمان قول و عمل اور گفتار و کردار کا نام ہے، اطاعت سے بڑھتا اور معصیت سے سکڑتا اور گھٹتا ہے، نیز کسی مسلمان کو خواہ وہ بڑی سے بڑی یا چھوٹی سے چھوٹی معصیت کرے، اسے کافر نہیں کہا جاسکتا، تاوقتیکہ شرک اور کفر نہ کر بیٹھے، جیسے زناکاری، چوری، سود خوری، شراب نوشی، ماں باپ کی نافرمانی اور دیگر ایسے گناہ کبیرہ جن کا کرنا حرام ہے،

Www.IslamicBooks.Website

کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ (نساء:۴۸)

اللہ شرک ہرگز نہیں بخشے گا، اس کے سوا جس کو چاہے گا، بخش دے گا۔

نیز اس لئے کہ متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا، اللہ اس کو جہنم سے نکال باہر کرے گا، علاوہ ازیں اللہ پر ایمان کے اندر" اللہ کے لئے محبت اور اسی کے لئے نفرت، اور اسی کے لئے دوستی اور اسی کے لئے دشمنی کا پہلو بھی شامل ہے، اس لئے بندۂ مومن کا فرض ہے کہ وہ ہر مومن سے محبت کرے، ان سے دوستی رکھے، اور کافروں سے بغض وعداوت اور دشمنی رکھے، پھر صاحب ایمان بندوں میں سرفہرست رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام ہیں، لہٰذا اہل سنت والجماعت ان سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں، اور دل سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء کرام کے بعد یہ گروہ سب سے مقدس گروہ ہے، کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔" سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد کا ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے،" اس حدیث کی صحت پر کامل اتفاق پایا گیا ہے،

اسی طرح مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ افضل ترین صحابہ بالترتیب

Www.IslamicBooks.Website

ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں، ان کے بعد باقی عشرہ مبشرہ ہیں، جنھیں دنیا میں جنت کی خوشخبری دی گئی، پھر ان کے بعد باقی اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں، مسلمانوں کا طریقہ کار یہ ہے کہ اصحاب کرام کے آپسی اختلافات پر کچھ کہنے سے بھی وہ اپنے آپ کو روکتے ہیں، اور یہ یقین کرتے ہیں کہ ان کے اختلافات، ان کا اجتہاد تھے، اگر وہ راستی پر رہے تو دوہرا اجر پائیں گے، ورنہ اکہرے اجر سے محروم نہیں ہوں گے، ساتھ ہی اہل بیت کرام کی محبت بھی مسلمانوں کے ایمان کا جزو ہے۔ مسلمان ان سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں، اسی طرح ازواج مطہرات سے محبت اور لگاؤ رکھتے ہیں، کیونکہ وہ امت کی مادر مہربان اور مسلمانوں کی مائیں ہیں، وہ ان میں سے ہر ایک سے راضی اور خوش ہوتے ہیں، اور شیعہ اور روافض کی طرح ہرگز نہیں کرتے، جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہیں، انھیں گالیاں دیتے ہیں، جبکہ بعض اہل بیت کی محبت میں حد سے غلو کرتے ہیں، اور اللہ نے جو درجہ انھیں عطا کیا ہے، اس سے کہیں اونچا درجہ اپنی طرف سے انھیں دیتے ہیں۔ اسی طرح مسلمان، اس "ناصبی" گروہ سے بھی خود کو الگ رکھتے ہیں، جو کسی قول یا عمل سے اہل بیت کو اذیت پہنچانے کے درپے ہوتے ہیں۔

قطعی اختصار کے ساتھ اوپر جو کچھ ذکر کیا گیا ہے، یہی صحیح عقیدہ ہے،

Www.IslamicBooks.Website

جس کے ساتھ اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے جو نجات یافتہ گروہ ہے، اسی کی بابت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میری امت کا ایک گروہ فتح و نصرت کے ساتھ ہمیشہ حق و صداقت پر جما رہے گا۔ انھیں رسوا کرنے والے انھیں رسوا کبھی نہیں کر سکیں گے، یہاں تک کہ حکم الٰہی آن پہنچے گا‘‘۔ نیز آپ نے فرمایا: ’’یہود ٹوٹ کر ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے، اور عیسائی ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئے، میری امت کے ۷۳ فرقے ہوں گے، ان میں ایک فرقہ کو چھوڑ کر سارے فرقے دوزخ میں جائیں گے، اصحاب کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! یہ ناجی فرقہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ فرقہ ہوگا، جو میرے اور میرے اصحاب کرام کے طریقہ پر ہوگا‘‘۔ اس طریقہ سے مراد وہ عقائد ہیں، جن کو سختی سے تھامنا چاہیئے، اور اسی پر جمے رہنا چاہیئے، اور اس کی مخالفت سے سختی کے ساتھ بچنا چاہیئے،

اس عقیدہ سے انحراف کرنے اور اس کی مخالف سمت چلنے والوں کی بہت ساری قسمیں ہیں، ان میں وہ لوگ بھی ہیں، جو بتوں، مجسموں، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے ہیں، فرشتوں، ولیوں اور پیروں فقیروں کے در کا سجدہ کرتے ہیں، ظاہر ہے انھوں نے پیغمبروں کی دعوت کو قبول نہیں کیا، اور ان

Www.IslamicBooks.Website

کی مخالفت اور ان سے دشمنی پر کمربستہ رہے، اس لئے ان کا یہ طریقہ ماضی میں قریش اور قبائل عرب کا طریقہ تھا، جو انھوں نے اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روا رکھا تھا، وہ بھی اپنے بتوں، دیوی دیوتاؤں سے حاجتیں اور ضرورتیں طلب کرتے تھے، بیماروں کے لئے تندرستی اور دشمنوں پر کامیابی کے لیے مدد طلب کرتے تھے، ان کے نام پر جانور قربان کرتے اور چڑھاوے چڑھاتے تھے لیکن جب انھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے سختی سے باز رکھا اور صرف ایک اللہ کی بندگی کی دعوت دی تو انھیں سخت اچنبھا ہوا اور پھر انھوں نے آپ کی دعوت کو ماننے سے ہی انکار کر دیا، اور کہنے لگے،

أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص: ۵)

اس نے تمام معبودوں کو چھوڑ کر ایک ہی کو لے لیا ہے، کچھ شک نہیں کہ یہ عجیب بات ہے۔

اس کے باوجود اللہ کے رسول انھیں اللہ کی طرف بلاتے رہے، شرک و بت پرستی سے انھیں ڈراتے رہے اور اپنی دعوت کی حقیقت کھول کھول کر ان کے سامنے رکھتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے ہدایت پانے والے ہدایت یاب ہوئے اور دین الٰہی میں فوج در فوج داخل ہوئے، اور اس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اصحاب کرام اور تابعین و تبع تابعین عظام کی مسلسل دعوت اور جانگسل جہد و کاوش سے دین اسلام دیگر مذاہب

Www.IslamicBooks.Website

پر چھا گیا، لیکن افسوس پھر حالات بدلتے گئے، عوام کے بڑے طبقہ میں جہالت عام ہوتی گئی، یہاں تک کہ اکثریت کا رجحان، قدیم جاہلیت کی طرف پھیلتا اور بڑھتا چلا گیا، اور ایک ایسی جدید جاہلیت کی بنیاد پڑتی گئی، جس میں نبیوں ولیوں اور پیروں فقیروں کے ساتھ غلو کیا گیا، ان سے منت سماجت اور دعا اور فریاد کی جانے لگی، اور شرک کے دیگر مظاہر کا رواج عام ہونے لگا، اور آج انھیں بھی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی حقیقت کا بالکل احساس نہیں، جیسے عرب کے کافروں اور مشرکین کو یہ حقیقت سمجھ میں نہیں آرہی تھی، فاللہ المستعان!

مزید افسوس یہ ہے کہ آج بھی شرک ہمارے زمانے میں لوگوں کے اندر پھیلتا اور بڑھتا جا رہا ہے، جس کا سبب جہالت اور زمانہ نبوت سے دوری ہے، جدید جاہلیت کے شکار یہ لوگ آج ٹھیک اسی شبہ میں گرفتار ہیں، جس میں ان کے اگلے لوگ گرفتار تھے، جس کا اظہار انھوں نے اس طرح کیا تھا،

هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (یونس:۱۸)	یہ لوگ اللہ کی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں،
مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (زمر: ۳)	ہم تو ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہم کو درجہ میں اللہ کے قریب کر دیں گے۔

جبکہ اللہ نے یہ کہہ کر اس شبہ کو باطل قرار دیا اور برملا یہ کہا کہ جو کوئی

Www.IslamicBooks.Website

اللہ کے سوا خواہ کسی کی بھی پرستش کریگا وہ کافر اور مشرک ہوگا، ارشاد باری ہے:

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (یونس:۱۸)

اور وہ اللہ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں، جو ان کو نفع دیں اور نہ نقصان، اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں،

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (یونس:۱۸)

تو کہہ کیا تم اللہ کو ان کی باتوں کی خبر بتلاتے ہو، جن کو وہ آسمانوں اور زمینوں میں نہیں جانتا وہ ان کے شرک سے پاک اور بہت بلند ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ صاف بتادیا کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی نبی، ولی، پیر، فقیر، غرض کسی کی بھی عبادت کرنا سب سے بڑا شرک "شرک اکبر" ہے۔ خواہ اس میں مبتلا ہونے والے اس کا کوئی سا نام دھریں! چنانچہ وہ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط نا سِنِ علی (زمر: ۳)

اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو حاجت روا بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہم کو درجے میں اللہ کے قریب کردیں۔

Www.IslamicBooks.Website

اس پر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (زمر: ۳)	جن جن امور میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں، خدا ہی ان میں صحیح فیصلہ کرے گا، بیشک اللہ تعالیٰ جھوٹے ناشکروں کو سمجھ نہیں دیا کرتا۔

اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ صاف بتا دیا کہ اللہ کے علاوہ کسی کی بندگی کرنا ان سے دعا اور فریاد کرنا، ان سے ڈر اور امید وابستہ رکھنا سب کفر ہے، اور ان کی یہ بات سب سے بڑا جھوٹ بلکہ سفید جھوٹ ہے، کہ ان کے یہ جھوٹے معبود درجے میں انھیں اللہ کے قریب کریں گے!

دیگر کفریہ عقیدہ اور پیغمبروں کے لائے ہوئے صاف ستھرے صحیح عقائد سے ٹکرانے والا وہ عقیدہ بھی ہے جو ان دنوں مارکس اور لینن وغیرہ کے پرستاروں کے افکار اور خیالات پر مبنی ہے، جو آج کی جدید جاہلیت کے بانی تھے، اسی جدید جاہلیت کا نام کہیں سوشلزم، کہیں کمیونزم، کہیں بعث ازم اور کہیں کسی اور ازم اور دھرم کے نام سے جانا جاتا ہے، ان ملحدین کے اصول یہ ہیں کہ معبود کا کوئی تصور نہیں، زندگی کو فنا نہیں، قیامت نام کی آنے والی کوئی چیز نہیں، جنت اور جہنم ایک فریب ہے، اور دین و مذہب افیون کی گولیاں

Www.IslamicBooks.Website

ہیں، ان کے لٹریچر اور ان کے ذرائع ابلاغ کو پڑھنے سے ان کے ان کفریہ عقائد کا پتہ چلتا ہے، اس میں شک نہیں کہ یہ عقیدہ جملہ آسمانی عقائد کے منافی ہے اور اپنے ماننے والے کو دنیا اور آخرت کے بھیانک انجام تک پہنچانے والا ہے.

حق کے منافی اور یکسر مخالف، باطنیہ اور بعض صوفیاء کا وہ عقیدہ بھی ہے، جس میں ان کی دانست کے مطابق بعض اولیاء اللہ، دنیا کے نظم و نسق میں اللہ کا ہاتھ بٹاتے ہیں، اور کاروبار عالم میں کھلا تصرف کرتے ہیں، انھیں غوث، قطب ابدال، جگت گرو وغیرہ ایسے ناموں سے پکارا جاتا ہے، جو ان کے بقول ٹھیک ایسے معبودوں کے نام ہیں، جنھیں گڑھ لیا گیا ہے، ظاہر ہے یہ اللہ کے نظام ربوبیت میں کیا جانے والا کھلا اور بدترین شرک ہے جو عرب کے قدیم جاہلانہ شرک سے بھی بدتر ہے، کیونکہ جاہل عرب مشرکین بھی ربوبیت اور پرورش میں کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتے تھے، ان کا شرک تمام تر اللہ کی بندگی اور عبادت میں ہوتا تھا، پھر بندگی اور عبادت میں بھی وہ عیش وعشرت اور آسودگی کے زمانے میں اوروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے لیکن جہاں ان پر کوئی مصیبت کی گھڑی آپڑتی، اس وقت وہ صرف اللہ کو پکارتے تھے، اور اپنے اس شرک سے بیزاری کا اقرار کرتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Www.IslamicBooks.Website

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ (پ ۲۱ : ۴) (عنکبوت : ۶۵)

پھر جب یہ لوگ کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں تو خدا کی فرمانبرداری کا اظہار کرتے ہوئے اخلاص مندی سے اسی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب اللہ ان کو نجات دیکر خشکی پر پہنچاتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

ورنہ تخلیق اور نظام ربوبیت کا چلانے والا وہ صرف اللہ کو مانتے تھے، جس کی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے :

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (زخرف : ۸۷)

اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے ان کو بنایا ہے تو کہہ دیں گے اللہ نے۔

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (یونس : ۳۱)

تو پوچھ کہ تم کو آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے اور کون تمہاری قوت سمع اور قوت باصرہ پر قبضہ تام رکھتا ہے اور کون زندوں کو مردوں سے نکالتا ہے اور مردوں کو زندوں سے نکال لے جاتا ہے اور کون احکام جاری کرتا ہے، تو فوراً کہہ دیں گے اللہ، پس کہہ دو پھر تم ڈرتے نہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

نیز اس مفہوم کی آیات قرآن پاک میں اور بھی بکثرت دیکھی جاسکتی ہیں،
رہے آج کی جدید جاہلیت کے پرستار مشرکین تو انھوں نے قدیم جاہلانہ
شرک پر اس طرح دوہرا اضافہ کیا ہے کہ پہلے تو بعض نے اللہ کے نظام ربوبیت
میں دوسروں کو شریک کر ڈالا۔ دوسرے انھوں نے رنج وراحت اور عیش و
مصیبت کی ہر گھڑی میں شرک کو اوڑھنا بچھونا بنا ڈالا، چنانچہ ان کے حالات
سے واقف اور ان کی چھان پھٹک کرنے والا اس سے بخوبی واقف ہے، نیز
اس شرک کا مشاہدہ آئے دن حسین اور بدوی وغیرہ کے مزارات پر مصر میں،
عیدروس کے مزار پر عدن میں، ہادی کے مزار پر یمن میں، ابن عربی کے مزار پر
شام میں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مزار پر عراق میں کیا جاسکتا ہے،
نیز ان کے علاوہ اور بھی مزارات پر اس شرک کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں، جہاں
عوام زبردست غلو کا شکار ہیں، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی بہت ساری کار
گذاری اور تصرفات کو ان بندگان خدا کی طرف پھیر دیا ہے، مزید افسوس یہ کہ
ان پر کوئی انگلی اٹھانے والا نہیں، کوئی انھیں توحید کی اس حقیقت کو سمجھانے
والا نہیں، جسے دیگر اللہ نے اپنے عظیم پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ
سے پہلے جملہ انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا تھا، فانا للہ وانا الیہ راجعون!
ان گم گشتہ راہ انسانوں کے لئے ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہاتھ

Www.IslamicBooks.Website

اٹھا کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ انھیں ہوش و خرد سے نوازے، ان کے دل کے اندر حق اور ہدایت کے داعی اور اسلام کے بکثرت سپاہی پیدا فرمائے، مسلم قائدین اور علمار کرام کو اس شرک اور اس کے مظاہر اور اسباب سے مقابلہ کرنے اور اس کا سد باب کرنے کی زبردست توفیق بخشے، یقیناً وہ بڑا سننے والا بہت قریب ہے۔

اسمار و صفات کی بابت صحیح عقیدہ سے ٹکرانے والے باطل عقائد کی فہرست میں جَہمیّہ اور معتزلہ جیسے بدعتیوں کا عقیدہ بھی شامل ہے، اور ان کے ساتھ ان کے وہ پیروکار بھی شریک ہیں، جو آنکھ بند کرکے مگر دل کھول کر ان کے پیچھے چلتے ہیں، اور اللہ کی صفات کی نفی کرتے ہیں۔ اللہ کو صفات کمال سے معطل قرار دیتے ہیں، اور اس کے لئے ایسی صفات کا اقرار کرتے ہیں۔ جس طرح کی صفتیں جمادات اور دیگر نایاب، معدوم اور فانی چیزوں کو حاصل ہیں، ظاہر ہے اللہ ان کے اس شرکیہ افکار اور عقائد سے نہایت بلند اور بالا ہے، انھیں گمراہ فرقوں میں اُشاعرہ جیسے وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے اللہ کی بعض صفات کا انکار اور بعض کا اقرار کیا، اور ان کے اس کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے کا لازمی اثر یہ ہوا کہ جن صفات کا انھوں نے اقرار کیا، اس کا شائبہ اور اثر لا محالہ ان صفات میں بھی آنے لگا، جن سے انھوں نے گریز اور انکار کیا، اور ان کے دلائل میں بیجا تاویل

Www.IslamicBooks.Website

کر بیٹھے، اور اس طرح انھوں نے درحقیقت معقول ومنقول دلیلوں سے انکار کیا اور کھلی ہوئی تضاد بیانی اور اختلاف رائے کا شکار ہوئے، جبکہ ان کے بالمقابل اہل سنت والجماعت نے اللہ کے لئے اسماء وصفات کی قبیل کی انھیں صفات اور اوصاف کا کامل اقرار کیا، جن کا خود باری تعالی نے یا نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا، اور جہاں جہاں خلق خدا سے ادنیٰ مشابہت، تعطیل اور تکییف کا شبہ بھی پایا جاتا ہے، وہیں انھوں نے اس مشابہت اور تعطیل سے یکسر گریز کیا ہے۔ اور صرف کتاب وسنت کی جملہ دلیلوں پر عمل کیا ہے، اور کسی تحریف یا تعطیل کا شکار نہیں ہوئے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس تضاد بیانی اور اختلاف عمل سے صاف بچ گئے، جس کی دلدل میں دوسرے گردن تک ڈوبتے چلے گئے، جیسا کہ اس کی تفصیل پہلے گذری۔ صحیح پوچھو تو دنیا اور آخرت میں نجات اور سعادت کا راستہ بس یہی ہے، اور یہی وہ صراط مستقیم ہے جس پر اس امت کے اسلاف صالحین اور ائمہ مجتہدین چلے، اور یہ اٹل حقیقت ہے کہ اس امت کے پچھلوں کی ہدایت صرف اسی صورت ممکن ہے، جس صورت میں امت کے اگلوں کو ہدایت نصیب ہوئی، اور یہ صورت صرف اور صرف کتاب و سنت کی اتباع اور اس سے اختلاف رائے نہ کرنے میں منحصر ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

ایک اللہ کی عبادت کی فرضیت

اور

دشمنانِ الٰہی پر فتحیابی کے اسباب

کسی باہوش مکلف آدمی کا اہم فریضہ اور ذمہ داری یہ ہے کہ وہ رب کائنات کی عبادت کرے، جو آسمانوں اور زمین کا رب اور عرش عظیم کا مالک ہے، جس نے اپنی عظیم المرتبت کتاب میں فرمایا:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (اعراف: ۵۴)	کچھ شک نہیں کہ تمہارا پالنہار اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ روز میں پیدا کیا پھر تخت پر بیٹھا، دن کو رات سے ڈھانپتا ہے، ایک دوسرے کے پیچھے چپکے چپکے لگے ہوئے ہیں، اور سورج اور چاند اور ستاروں کو اسی نے اپنے حکم سے کام میں لگا رکھا ہے، اسی نے سب کچھ پیدا کیا اور اسی کا سب اختیار ہے، اللہ کی ذات ہی بابرکت ہے جو سب جہانوں کا پالنہار ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

ایک اور مقام پر باری تعالیٰ نے مطلع فرمایا کہ اس نے جنوں اور انسانوں کو اپنی پرستش اور بندگی کے لئے پیدا فرمایا، ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (ذاریات: ۵۶)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

جن و انس کا یہ مقصد تخلیق حق کی توحید کے اقرار کے ساتھ ساتھ ان عبادات پر عملدرآمد ہے، جو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، رکوع و سجدہ، طواف، قربانی، نذر، خوف و رجاء، اللہ سے داد و فریاد خواہی، اسی سے پناہ اور امداد طلبی، غرض ہر قسم کی عبادت کو صرف اسی کے لئے خاص کرنا ہے، اطاعت خداوندی میں ان تمام حکموں پر چلنا بھی شامل ہے، جن کی تعمیل اللہ نے ضروری قرار دی، اور ان تمام ممانعتوں سے بچنا ضروری ہے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے، جیسا کہ قرآن مجید کی آیات اور رسول امین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی احادیث مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے، اسی عبادت اور بندگی کا حکم اللہ نے تمام جنوں اور انسانوں کو دے رکھا ہے، کیونکہ یہی ان کا مقصد تخلیق ہے، انبیاء کرام کا عظیم سلسلہ اسی لئے چلا، آسمانی کتابوں کا نزول اسی لئے ہوا، جن میں ان عبادات کی تفصیل ان کی تشریح و وضاحت، ان کی تبلیغ و اشاعت اور خاص ایک اللہ کے لئے اخلاص و دردمندی برتنے کے احکام صادر فرمائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Www.IslamicBooks.Website

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ	اے لوگو! تم اپنے مولیٰ کی عبادت کرو جس
الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ	نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا شاید
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرہ: ۲۱)	تم (عذاب سے) بچ جاؤ۔
وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا	اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے
اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا	کہ میرے سوا کسی کی عبادت مت کرو، اور
(اسراء: ۲۳)	اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اس آیت میں قضیٰ کا لفظ حکم اور تاکید دینے کا ہم معنی ہے،

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ	اور ان کو یہی حکم کیا گیا ہے کہ ایک رخے ہوکر
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ لِيُقِيْمُوا	اللہ ہی کی مخلصانہ عبادت کیا کریں اور
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ	نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کیا کریں، دین قیم
دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (بینہ: ۵)	یہی ہے۔

اس مفہوم کی آیتیں کتاب اللہ میں اور بھی وارد ہیں، نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ	اور جو کچھ رسول اللہ تم کو دیں وہ قبول کیا
عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ	کرو، اور جس سے روکیں اس سے رک جایا کرو، اور اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ (حشر: ۷)	سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا نسار: ۵۹

مسلمانو! اللہ اور رسول اور اپنے میں سے فرمانرواؤں کی تابعداری کیا کرو، پھر اگر کسی معاملہ میں تم میں جھگڑا پڑے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف پھیرو اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے، اور انجام کار اچھا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ الخ (نسار: ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ الخ (نحل: ۳۶)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے تھے کہ اللہ کی عبادت کرو اور ما سوا اللہ کی عبادت سے بچو۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْ اِلَيْهِ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (انبیار: ۲۶)

اور جتنے رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے ہیں ان سب کی طرف یہی پیغام ہم بھیجا کرتے تھے کہ بس میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس میری ہی عبادت کرو۔

الٓرٰ كِتَابٌ اُحْكِمَتْ اٰيَاتُهُ ثُمَّ

الرٰ، اس کتاب کے احکام محکم ہیں، اور

Www.IslamicBooks.Website

فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ (ہود: ۱-۲)

حکیم و خبیر کے یہاں سے مفصل بیان کیے جا چکے ہیں، یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو کچھ شک نہیں کہ میں تم کو اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔

ان محکم آیات اور ان کے مفہوم کے مطابق قرآن پاک کے دیگر ارشادات سے ایک اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرنا ثابت ہوتا ہے، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی دین کی اصل بنیاد اور ملت اسلامیہ کی بنیادی اینٹ ہے، نیز جن و انس کی تخلیق، نبیوں کی بعثت اور آسمانی کتابوں کے سلسلہ نزول میں بھی یہی حکمت کارفرما نظر آتی ہے، اس لئے جملہ مکلف بندگان خدا کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس امر کی طرف توجہ دیں، اس پر غور و فکر کریں، اور انگنت نام نہاد مسلمان، انبیاء کرام اور صالحین عظام کے ساتھ جس غلو اور بیجا اندھی محبت میں گرفتار ہیں، ان کی قبروں پر گنبد اور قبے بنا کر انھیں عبادت گاہ اور سجدہ گاہ بناتے ہیں، ان سے سوال اور فریاد کرتے ہیں، ان کی پناہ ڈھونڈتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں، رنج و الم کے دفعیہ، مرض کی شفاء اور دشمن کے مقابلہ میں کامیابی کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اسی نوعیت کے دیگر شرک اکبر میں جس طرح ناک تک ڈوبے ہوئے ہیں، ان سب سے کلی اجتناب اور پرہیز

Www.IslamicBooks.Website

کریں، قرآن پاک کی اس مفہوم کی آیات کی طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی بکثرت روایات ثابت ہیں، جن میں کامل موافقت پائی جاتی ہے اور ایک کی دوسرے سے تائید ہوتی ہے۔

چنانچہ صحیحین میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم جانتے ہو، اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو بخوبی علم ہے آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ اسی کی پرستش کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اسے کسی قسم کا عذاب نہ دے، الخ۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: "جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرا کر اسی کو پکارتا ہے، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔" مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ سے اس طرح ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو شرک کرتا ہوا مرے گا، جہنم میں داخل ہوگا۔

Www.IslamicBooks.Website

اس مفہوم کی روایتیں اور بھی ہیں۔ اور یہ مسئلہ بھی اہم اور عظیم ترین مسائل میں سے ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید کی دعوت اور شرک سے ممانعت کا حکم دیکر بھیجا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام الٰہی کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ پوری ذمہ داری سے ادا فرمایا، اس راہ میں آپ بہت ستائے گئے، اور اس پر آپ نے اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے صبر و ثابت قدمی کا ایسا عظیم مظاہرہ کیا، کہ اللہ تعالیٰ نے جزیرۂ عرب سے شرک وبت پرستی کا خاتمہ فرمادیا، قبائل عرب جوق درجوق دین الٰہی میں داخل ہوئے، کعبہ کے اندر اور اس کے اردگرد نصب کئے گئے بتوں کو توڑ دیا گیا۔ لات وعزیٰ اور منات کے ساتھ ساتھ قبائل عرب کے ایک ایک بت کو توڑ پھوڑ دیا گیا۔ اللہ پاک کا کلمہ بلند ہوا، اور اسلام جزیرۂ عرب کا ابدی مذہب قرار پایا، اس کے بعد مسلمانوں نے دین کی دعوت اور اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جزیرۂ عرب کے باہر پیش قدمی کی، چنانچہ باتوفیق بندوں کو اللہ نے ان کے ذریعہ ہدایت نصیب فرمائی اور ان کے ذریعہ حق وصداقت اور عدل وانصاف کو چہار دانگ عالم میں عام کیا، اور یہی اولین داعیان اسلام، ہدایت کے پیشوا۔ حق کے قائد، عدل وانصاف کے رہنما، اور اصلاح وراستی کے مینار قرار پائے۔ انھیں اصحاب کرام اور تابعین وتبع تابعین عظام کے نقش قدم

Www.IslamicBooks.Website

پر ائمہ مجتہدین گامزن رہے، جو ہدایت کے چراغ اور حق کے مبلغ تھے، انھوں نے بھی دین الٰہی کو عام کیا، لوگوں کو توحید کا پیغام دیا، اور اللہ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ اس طرح جہاد کیا، کہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کبھی انھوں نے پرواہ نہیں کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے بھی ان کی مدد فرمائی، دشمنوں کے اوپر انھیں غلبہ عطا کیا، اور جن نوازشوں اور انعامات کا اس آیت میں ان سے وعدہ کیا، اس سے کہیں زیادہ انھیں عطا فرمایا، چنانچہ اس کا ارشاد ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد: ۷)

مسلمانو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا۔

نیز فرمایا:

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ، اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

(حج: ۴۰ - ۴۱)

اللہ ضرور ان کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرتے ہیں، بیشک اللہ سب سے بڑا قوت والا اور غالب ہے، یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو حکومت دیں گے تو نماز قائم کریں گے، اور زکوٰۃ دیں گے، اور نیک کاموں کا حکم کریں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور سب چیزوں کا انجام اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

پھر سوائے ان لوگوں کے جنھیں اللہ نے توفیق بخشی، لوگ بدلتے رہے، ان میں تفرقہ اور گروہ بندی عام ہوتی رہی، جہاد کے حکم میں انھوں نے سستی برتی، عیش وعشرت کو انھوں نے ترجیح دی، خواہشات کی پیروی اور منکرات اور برائیوں کا ان کے اندر ظہور عام ہوا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے بھی ان کا حلیہ بگاڑ دیا، اور جیسی ان کی کرنی تھی، ویسے ان پر دشمن مسلط فرما دیئے، اور اللہ کبھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا، چنانچہ ان کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (رعد: ۱۱)	یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا، جب تک وہ آپ اپنی حالت کو نہ بدلیں

بنا بریں عالم اسلام کے تمام مسلم ملکوں اور ماتحت رہنے والی مسلم قوموں پر خواہ وہ کہیں آباد ہوں یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ رب العزت کی طرف رجوع ہوں، خالص اسی کی عبادت کریں، اپنے تمام پچھلے گناہوں اور لغزشوں کی اللہ سے معافی طلب کریں اور اللہ نے جن فرائض اور واجبات کی ادائیگی کا حکم صادر فرمایا، بعجلت انھیں ادا کریں، حرام کام سے فوری دستبردار ہوں اور ایک دوسرے کو نیکی اور بھلائی کی تاکید کرتے رہیں اور ان کے ساتھ تعاون کرتے رہیں۔

نیز اس سے زیادہ اہم ترین کام یہ ہے کہ شرعی حدود اور اسلامی سزاؤں کو سختی سے نافذ کیا جائے، ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں شریعت کو حکم اور ثالث

Www.IslamicBooks.Website

بنایا جائے، اسی کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے اور شریعت الٰہیہ کے خلاف مروجہ تمام انسانی آئین و قوانین کو توڑ دیا جائے، اور کبھی کسی معاملہ میں ان کا فیصلہ بھی طلب نہ کیا جائے، اور جملہ اقوام اور سارے عوام پر اسلامی شریعت کا فیصلہ نافذ کیا جائے، اسی کے ساتھ ساتھ علمار کرام کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ لوگوں میں دین کی بصیرت اور سمجھ کو عام کریں، ان کے اندر اسلامی شعور اور بیداری کو پیدا کریں۔ حق کی اعانت اور حق کے لئے ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں، نیکی کا حکم دیں۔ اور برائیوں سے ایک دوسرے کو باز رکھیں۔ اور خوش قسمتی سے جو مسلم حکمراں مذکورہ بالا امور پر عمل پیرا ہوں، علمار ان کی حوصلہ افزائی کریں، اسی کے ساتھ ساتھ اسلام مخالف اور توحید کی جڑوں کو اندر اندر کھوکھلا کرنے والے ازموں اور دھرموں جیسے سوشلزم، کمیونزم، نیشنلزم اور بعث ازم سے جنگ کریں، جو دین اسلام اور شریعت الٰہیہ سے راست ٹکراتے ہیں، نیز انھیں سمجھ لینا چاہیے کہ صرف اسی صورت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بگڑی کو بنائے گا، ان کے اندر پھیلی ہوئی فرقہ بندی اور پارٹی بازی کو ختم کر کے انھیں ایک اور نیک بنائے گا، ان کی عظمت رفتہ کی واپسی کا سامان کرے گا، ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے گا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انھیں اپنی زمین کا مالک بنائے گا، جیسا کہ خود اس کا ارشاد ہے، جس سے بڑھ کر کوئی بات راست، درست

Www.IslamicBooks.Website

اور سچی نہیں ہوسکتی ،

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (روم: ۴۷)

اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (نور: ۵۵)

جو لوگ تم میں سے ایمان لاکر نیک عمل بھی کریں گے اللہ وعدہ کرتا ہے کہ ان کو زمین پر حاکم بنادے گا، جیسا اس نے ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا، اور ان کے دین کو جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مضبوط کردے گا، اور ان کے خوف زدہ ہونے کے بعد ان کو امن دے گا، اس کے بعد وہ میری بندگی کریں گے، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کریں گے، پس وہی لوگ بدکار ہیں ۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَيَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (غافر: ۵۱)

ہم دنیا میں بھی اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتے ہیں اور جس روز گواہ قائم ہوں گے، جس روز ظالموں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا، اور ان پر اللہ کی لعنت ہوگی، اور ان کے لئے برا گھر ہوگا ۔

Www.IslamicBooks.Website

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مسلم قائدین اور مسلم عوام کی اصلاح فرمائے، دین کی بصیرت کو ان کے اندر عام کرے، تقویٰ اور پرہیزگاری کے کلمہ پر انھیں یکجا اور اکٹھا کرے، ان سب کو صراط مستقیم پر چلائے، انھیں حق کے ساتھ کامیاب اور ان کے مقابلہ میں آنے والے باطل کو شکست فاش دے، اور ان سب کو نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کی توفیق بخشے، حق اور صداقت کی ایک دوسرے کو تاکید کرنے اور صبر وثبات کے ساتھ اس پر جمے رہنے کی توفیق بخشے، کیوں کہ وہی ان امور کی توفیق اور صلاحیت مرحمت فرمانے والا ہے، — وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلىٰ عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ وَخِيْرَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ نَبِيِّنَا وَإِمَامِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَمَنِ اهْتَدٰى بِهُدَاهُ - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ -

Www.IslamicBooks.Website

نواقضِ اسلام

وہ باتیں جن سے اسلام زائل ہو جاتا ہے اور کفر لازم آتا ہے

مسلمان بھائیو ! تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ رب العزت نے جملہ خلائق اور بندگان خدا کو اسلام میں داخل ہونے اور سختی کے ساتھ اس کو تھامے رہنے کا حکم دیا ہے اور اسلام کو زائل کر دینے والے جملہ امور سے باز رہنے کی تاکید فرمائی ہے ، اور اس کی دعوت دینے کے لئے اللہ نے نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے . ساتھ ہی اللہ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ جس نے آپ کی پیروی کی ، اس نے ہدایت پائی ، اور جس نے آپ کے طریقہ سے اعراض کیا ، وہ گمراہ ہوا . پھر اللہ نے بکثرت آیات میں مرتد یعنی دین سے پھر جانے کے اسباب اور شرک و کفر کی مختلف اقسام کو ذکر کیا ہے ، مرتد کے احکام کی بابت علمار کرام نے یہ تفصیل بھی ذکر کی ہے کہ بکثرت ایسے امور پائے جاتے ہیں ، جن کے کر دینے یا کہہ دینے سے آدمی دین سے پھر جاتا ہے ، اور اس کی وجہ سے اس کی جان و مال لینا حلال ہو جاتا ہے ، اور وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ، ان میں سب سے زیادہ وقوع پذیر اور خطرناک چیزیں[1] دس ہیں . جنھیں ہم اختصاراً

---

[1] ان امور کو شیخ محمد بن عبد الوہابؒ اور دیگر اہل علم اکابر نے ذکر کیا ہے .

Www.IslamicBooks.Website

کے ساتھ ذیل میں صرف اس لئے ذکر کرتے ہیں، تاکہ مسلمان خود بھی ان سے بچیں، اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی ان سے بچائیں، تاکہ انھیں سلامتی اور عافیت نصیب ہو، اجمالی تذکرے کے ساتھ ان کی کچھ تفصیل بھی ذکر کی جاتی ہے۔

ا۔ دس امور جن سے اسلام زائل ہو جاتا ہے، ان میں سب سے پہلی چیز اللہ کی عبادت اور بندگی میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (نساء:۴۸)	اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشے گا، اور اس کے سوا جس کو چاہے گا بخش دے گا۔
اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (مائدہ:۷۲)	بیشک جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک بنا دے گا اللہ اس پر بہشت کو حرام کر دے گا، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا،

نیز مردوں کو پکارنا، ان سے فریاد کرنا، ان سے نذریں مانگنا، اور ان کے نام کی قربانی کرنا اور بھینٹ چڑھانا بھی اسی قسم کے شرک میں داخل ہے۔

۲۔ جو کوئی اپنے اور اللہ کے درمیان ایسے وسیلے اور واسطے تصور کرے جن سے دعائیں مانگتا رہے، ان سے سفارش اور بخشش طلب کرے اور ان پر تکیہ اور انحصار کر بیٹھے، ایسے شخص کے کافر ہونے پر بھی اجماع ہے۔

۳۔ جس نے مشرکین کو کافر نہیں گردانا، یا ان کے کافر ہونے میں شک

Www.IslamicBooks.Website

کیا، یا ان کے مذہب کو صحیح قرار دیا، اس نے کفر کیا۔

۴۔ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ پیغمبر علیہ السلام کے علاوہ کسی کا طریقہ آپ کے طریقہ سے زیادہ کامل ہے، اس کا فیصلہ اور حکم آپ کے فیصلہ اور حکم سے زیادہ بہتر ہے، وہ کافر ہوگا، جیسے کوئی معبودان باطل کے حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ترجیح دے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی جس کسی چیز سے جو کوئی بغض اور دشمنی رکھے، خواہ اس بغض اور دشمنی کے تصور کے ساتھ وہ آپ کے اس طریقہ پر عمل کرے یا نہ کرے، ایسا شخص بھی کافر ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (محمد: ۹)	یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کو ناپسند کیا، اس لئے خدا نے ان کے نیک کام سب ضائع کر دیئے۔

۶۔ جس کسی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کسی چیز کا استہزا یا مذاق کیا، یا کسی چیز کے ثواب و عذاب کا مضحکہ اڑایا، اس نے کفر کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا	تو کہہ کیا اللہ اور اس کے رسول سے مسخری کرتے ہو، عذر نہ کرو تم ایمان لانے

Www.IslamicBooks.Website

قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (توبہ: ۶۵-۶۶) کے بعد کافر ہو چکے۔

۷۔ جادو، کرتب، اور اسی قبیل کا محبت یا نفرت کا کوئی شیطانی عمل جو کوئی کرے گا، یا اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا، ایسا شخص کافر ہوگا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ (بقرہ: ۱۰۲)

اور وہ کسی کو جادو نہ سکھاتے جب تک کہ یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو خود مبتلا ہیں پس تو کافر مت ہو۔

۸۔ مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی پشت پناہی اور ان کی رعایت کرنا بھی کفر ہے، اس کی دلیل باری تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (مائدہ: ۵۱)

جو ان سے دوستی لگائے گا، وہ انھیں میں سے ہوگا، بیشک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

۹۔ جو کوئی یہ عقیدہ رکھے گا کہ بعض لوگوں کو شریعت محمدی سے نکل باہر ہونے یا مستثنیٰ ہونے کی بھی گنجائش ہے، ایسا شخص بھی کافر ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ

جو کوئی سوائے اسلام اور دین تلاش کریگا، ہرگز اس سے قبول نہ ہوگا، اور وہ آخرت میں نقصان

Www.IslamicBooks.Website

مِنَ الْخَاسِرِیْنَ (آل عمران:۸۵) اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

۱۰۔ دین سے اس حد تک اعراض اور دوری برتنا کہ نہ کوئی دینی بات سیکھنے کی کوشش کی جائے، نہ اس پر عمل کیا جائے، یہ بھی کافرانہ روش ہے، چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْھَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ (سجدہ: ۲۲)

اور جس شخص کو پروردگار کی آیات سنا کر نصیحت کی جائے، وہ ان سے منہ پھیر لے تو اس سے بڑھ کر کون کافر ہے، ہم ضرور مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں۔

اسلام کو زائل کر دینے والے ان نواقض اسلام کا شکار خواہ کوئی ہنسی مذاق کرتے ہوئے بنے، یا سنجیدگی سے، یا ڈر اور خوف کی وجہ سے اس کا شکار ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، ان کا حکم یکساں ہو گا، البتہ جس پر زور زبردستی کی گئی، وہ کافروں کے زمرہ میں شریک نہیں ہو گا، غرض اسلام مخالف یہ تمام امور حد درجہ مہلک اور ہمہ گیر ہیں، اس لئے مسلمانوں کو ان سے احتیاط کرنا اور ان سے بچنا اشد ضروری ہے۔

نیز واضح ہو کہ چوتھی قسم کے کفریہ کلمات میں یہ عقیدہ رکھنا بھی داخل ہے کہ انسانی آئین و قوانین کو اسلامی شریعت اور اسلامی نظام سے بہتر سمجھا جائے، یا یہ خیال کیا جائے کہ اسلامی نظام بیسویں صدی سے میل نہیں کھاتا

Www.IslamicBooks.Website

یا اسی نظام کی وجہ سے مسلمان ہر جگہ پسماندہ اور بچھڑے ہوئے ہیں، یا اس مذہب کی وجہ سے اس سے وابستہ ہونے والا اپنے رب کے ساتھ محصور ہو کر رہ جاتا ہے، اور زندگی کے دوسرے میدان میں قدم رکھنے کی بھی اسے گنجائش نہیں ہوتی۔ اسی چوتھی شق میں یہ کفریہ عقیدہ بھی داخل ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹنا یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا موجودہ ترقی یافتہ زمانے سے ہرگز میل نہیں کھاتا، نیز اسی میں یہ عقیدہ بھی داخل ہے کہ خرید و فروخت، لین دین اور اسلامی سزاؤں کے اندر اسلامی شریعت سے ہٹ کر بھی کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے، خواہ وہ فیصلہ اسلامی شریعت سے افضل اور بہتر نہیں ہے، کیونکہ اس طرح درحقیقت وہ شخص اللہ کی حرام کردہ جملہ چیزوں کو جائز اور مباح ٹھہرا لے گا۔ اور جو کوئی اللہ کی حرام کردہ چیز کو مباح قرار دے۔ بالخصوص جبکہ دین میں ان کی حرمت مسلم ہے، جیسے زناکاری، شراب نوشی اور سود خوری کی حرمت یا شریعت الٰہیہ سے ہٹ کر کسی فیصلہ کی قباحت وغیرہ تو ایسا شخص کسی شبہ کے بغیر مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافر ہوگا، آخر میں ہم اللہ کے غضب کو بھڑکانے والی چیزوں اور اس کے المناک اور دردناک عذاب سے بس اللہ ہی کی پناہ مانگتے ہیں۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ[1]

---

[1] ذیل کی کتابوں کے مطالعہ کی باتوفیق قارئین سے درخواست کی جاتی ہے،

۱۔ فتح المجید شرح کتاب التوحید، ۲۔ الاذکار للنووی، ۳۔ ریاض الصالحین، ۴۔ العقیدۃ الواسطیہ، ۵۔ کشف الشبہات ۶۔ الاصول الثلاثہ، ۷۔ تفسیر ابن کثیر، ۸۔ کتاب التوحید، ۹۔ السنن والمبتدعات، ۱۰۔ الابداع فی مضار الابتداع ۱۱۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، ۱۲۔ اغاثۃ اللہفان من مصائد الشیطان، ۱۳۔ اقتضاء الصراط المستقیم فی مخالفۃ اصحاب الجحیم۔

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
TEL:308 27 37/ 308 89 89, FAX: 306 57 10

RS.25/-

Www.IslamicBooks.Website